صدر پاکستان اور چیف ایگزیکٹو کی خدمت میں
پاکستان شریعت کونسل کی عرضداشت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ۶ نومبر ۹۹ء کو ظہر کے بعد جامع مسجد امن باغبان پورہ لاہور میں منعقد ہوا جس میں ملک کی تازہ ترین صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کی ایک نشست کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اور دوسری نشست کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے کی جبکہ مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبد الرؤف فاروقی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا حسین احمد قریشی، جناب خالد لطیف گھمن، ڈاکٹر شاہ نواز اعوان، قاری محمد اکرم مدنی، مولانا محمد حنیف، مولانا مفتی شیر خان، حافظ ذکاء الرحمٰن اختر، پروفیسر حافظ ظفر اللہ شفیق اور جناب رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ نے اجلاس میں شرکت کی۔

اجلاس میں طے پایا کہ ملک کی حالیہ تبدیلیوں اور تازہ ترین صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان شریعت کونسل کی طرف سے صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ، چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف، سیاسی قائدین اور دینی راہ نماؤں کی خدمت میں مندرجہ ذیل عرضداشت پیش کی جائے اور دینی جماعتوں سے رابطہ قائم کر کے مشترکہ امور پر باہمی تبادلہ خیال، مفاہمت اور اشتراک عمل کی راہ ہموار کی جائے۔ اس سلسلہ میں پاکستان شریعت کونسل پنجاب کے امیر مولانا قاری سعید الرحمٰن کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ دینی جماعتوں کے راہ نماؤں سے رابطہ کر کے مشترکہ مشاورت کا اہتمام کریں۔

عرضداشت

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

پاکستان شریعت کونسل ملک میں کرپشن کے خاتمہ، قومی خزانے کی لوٹی ہوئی دولت کی واپسی اور نظام کی اصلاح کے سلسلہ میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے عزائم اور اقدامات کی بھرپور حمایت کرتی ہے اور انہیں مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے صدر پاکستان اور چیف ایگزیکٹو کی خدمت میں مندرجہ ذیل گزارشات اور تجاویز پیش کرنا ضروری سمجھتی ہے۔

--- ○ ملک میں تمام تر خرابیوں کی جڑ موجودہ نو آبادیاتی نظام ہے جس کے ہوتے ہوئے اصلاح کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لیے سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہے کہ نو آبادیاتی دور کی یادگار اس فرسودہ نظام سے نجات حاصل کر کے قرآن و سنت اور خلفاء راشدینؓ کی تعلیمات و احکام کی روشنی میں ملک میں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ بلاتاخیر عمل میں لایا جائے تاکہ قیام پاکستان کے مقصد کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ملک میں ایک فطری اور سادہ نظام حکومت، طرز زندگی اور معاشرت کی راہ ہموار ہو۔

--- ○ احتساب کے عمل کو مکمل طور پر غیر جانبدارانہ رکھا جائے اور کسی قسم کے انتقامی طرز عمل سے گریز کرتے ہوئے قومی خزانے کا استحصال کرنے والے تمام افراد کا کڑا احتساب کیا جائے البتہ اس سلسلہ میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، ایک یہ کہ احتساب کے نام پر عوام اور متوسط طبقہ کے افراد کو بلاوجہ تنگ کرنے کی بجائے ان لوگوں پر ہاتھ ڈالا جائے جو قومی خزانہ کی بڑی بڑی رقوم ہڑپ کیے ہوئے ہیں اور دوسرا یہ کہ قرض لے کر ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ان کرپٹ افسران کو بھی احتساب کے دائرہ میں شامل کیا جائے جن کی ملی بھگت سے یہ لوگ اتنے بڑے بڑے قرضے لینے اور پھر ان کی ادائیگی میں ٹال مٹول کا رویہ اختیار کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں کیونکہ ان افسران کا محاسبہ کیے بغیر نہ احتساب کا عمل مکمل ہوگا اور نہ ہی آئندہ کے لیے قومی خزانے کی لوٹ مار کو روکا جا سکے گا۔

--- ○ آئین معطل ہونے کے بعد آئین میں شامل اسلامی دفعات بالخصوص قرارداد مقاصد، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور تحفظ ختم نبوت کی دفعات ابہام کا شکار ہوگئی ہیں اور ملک کے دینی حلقوں کو اس پر تشویش ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ چیف ایگزیکٹو کے جاری کردہ عبوری آئینی احکام میں واضح اعلان کے ساتھ اس ابہام کو دور کیا جائے۔

--- ○ گزشتہ حکومت کے دور میں ملک کے مختلف حصوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے نام پر ہزاروں دینی کارکنوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں اور پولیس مقابلہ میں بہت سے ماورائے عدالت قتل ہوئے ہیں۔ ان کا جائزہ لینے اور متعلقہ افراد اور خاندانوں کو انصاف فراہم کرنے کی ضرورت ہے اس لیے ایک اعلیٰ سطحی عدالتی کمیشن قائم کیا جائے جو فرقہ وارانہ کشیدگی کے اسباب و عوامل، علماء اور دینی کارکنوں کے خلاف درج مقدمات اور پولیس مقابلہ کے نام سے ہونے والے ماورائے عدالت قتلوں کا جائزہ لے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے سفارشات پیش کرے جن پر کسی رو رعایت کے بغیر عمل کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)